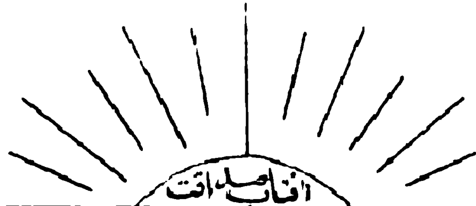
اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۲) مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اصل شہرت ...... [illegible]

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ...... [illegible]

۱۰ کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی . [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت بھیجی جاتی ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

لیکن جب روح القدس تم پر آویگی تو تم قوت پاؤگے۔ اور یروشلم اور سارے یہودیہ و سامریہ میں۔ بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے ۔ اعمال ۱:۸ +

لوقا نے چوبیسویں باب کی اُنچاس ۴۹ آیت میں خداوند مسیح نے روح القدس کا وعدہ فرمایا اور شاگردوں سے کہا۔ دیکھو میں باپ کے اُس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں لیکن تم جبتک عالم بالا کی قوت سے ملبس نہ ہو یروشلم میں ٹھہرو ۔ یہہ خداوند کی آخری تسلی بخش بات تھی جس میں ایک ایسا وعدہ شامل تھا کہ جبتک وہ پورا نہ ہو لیا مسیح کے رسول اُس کی گواہی دینے کے قابل نہ ہو سکے کیونکہ صرف روح القدس ہی قوت و قدرت کا وہ سرچشمہ ہی جس سے سب مقدسوں میں قوت اور ہمت و جرأت پیدا ہوتی۔ اور کلام کے سمجھنے ۔ مضامین روحانی کی برداشت روحانی جنگ کی قوت۔ کلام کی خدمت اُسی کی مدد سے ہوتی ہی ۔ معلوم ہوتا ہی کہ مسیح کے آسمان پر عروج فرمانے کے بعد سب شاگرد یروشلم ہی میں ایک بالاخانہ میں فراہم رہکر اُس موعود مسعود کی انتظاری میں شب و روز دعا مانگنے اور عبادت کرنے میں مشغول رہے۔ اور جب عید پنتیکوست کا دن آیا تو وہ وعدہ عجیب طور سے پورا ہوا اور جبکہ عید مذکورہ کی تقریب کے باعث تخمیناً پچیس لاکھ یہودی ممالک مختلفہ کے یروشلم میں جمع تھے۔ سب کے دیکھتے ہوئے روز روشن میں مجمع عام میں آتشی زبانوں کی صورت میں نازل ہو کر اُن بے علم اُمی گلیلی مچھووں کو غیر زبانوں میں خدا کی عمدہ باتیں بولنے اور مسیح کے نجات بخش نام کی نہایت دلیری و استقلال کے ساتھ گواہی دینے کے قابل کر دیا۔ ضرور تھا کہ اوّلاً مسیح کی خوشخبری یہودیوں کو دی جائے اور یروشلم سے یہہ کام شروع کیا جائے۔ جہاں کے ہزاروں آدمیوں نے مسیح کو مصلوب ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُس کی زندگی میں اُس نے کلام کو سُنا تھا۔ اور اُس کو بخوبی جانتے پہچانتے۔ اُس کے معجزات کو مشاہدہ کر چکے تھے۔ کیونکہ یہہ باتیں کونے میں نہیں ہوئیں۔ پس رسولوں نے شروع سے ایک عرصہ تک مسیح کی گواہی یروشلم شہر میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ دی اور سب سے زیادہ زور اسی ایک بات پر دیا کہ یسوع وہی مسیح ہی جس کا ذکر نوشتوں میں کیا گیا۔ جس کو قوم یہود نے پلاطوس سے درخواست کر کے صلیب دلوادی و قتل کیا۔ اور وہی یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا ہی۔ وہ ہمارے دیکھتے ہوئے آسمان کو گیا ہی۔ اور آخر دن میں دنیا کی عدالت.

کرنے کو پھر آویگا ۔ اور یہہ کہ اُسکے سوا اور کوئی نجات دہندہ نہیں۔ جو اُس کے نام پر ایمان لاتا ہے سو ہی نجات پاویگا +

اگرچہ یہہ حکم خداوند نے اُسوقت اُن ہی شاگردوں کو جو حاضر تھے دیا۔ مگر اُس کی تعمیل ہر ایک مسیحی ایماندار پر فرض ہے۔ ہر ایک مسیحی مومن خداوند مسیح کا گواہ ہے۔ اور واجب ہے کہ وہ اپنے اعمال و اقوال۔ حرکات و سکنات زندگی اور موت سے اپنے نجات دہندہ کی گواہی دے اور ایسا کرنے سے وہ اپنے کو فرشتوں۔ نبیوں اور رسولوں کا ہم خدمت ثابت کریگا +

اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا دیگا کہ تمہارے ساتھ ابد تک رہے ۔ یعنے سچائی کی رُوح جسے دُنیا نہیں پا سکتی کیونکہ اُسے نہیں دیکھتی اور نہ اُسے جانتی ہے۔ لیکن تم اُسے جانتے ہو۔ کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں ہووے گی ۔ یوحنا ۱۴: ۱۶ و ۱۷ +

دُوسرا تسلی دینے والا جس یونانی لفظ کا ترجمہ ہے وہ دراصل پاراقلیتس ہے۔ محمدی اسکو فارقلیط کہتے اور محمد صاحب کی خبر سمجھتے۔ اور کہتے ہیں کہ فارقلیط کے معنے احمد ہیں۔ اِسی لئے قرآن میں آیا ہے کہ مسیح نے کہا اِنّی مُبَشِّراً بِرَسُولٍ یَاتِی مِن بَعدِی اسمہٗ احمد یعنے میں خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آویگا اُس کا نام احمد ہوگا ۔ تمام عہد جدید میں یہی ایک ایسا مقام ہے جسپر محمدیوں نے حضرت کو رسول موعود ٹھہرانے کے لئے بہت زور مارا ہے مگر مسیحیوں نے مقدور بھر انکی غلط فہمی کو رفع کرنے کی کوشش کی اور مدلل طور پر بہت کچھ لکھا تو بھی ابھی تک محمدی یہی سمجھتے ہیں کہ ضرور فارقلیط سے مُراد محمد صاحب ہی ہیں ۔

لیکن اگر اُن تمام آیات پر جو اُس موعود کی نسبت انجیل میں پائی جاتی ہیں بخوبی غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ مسیح خداوند نے جو جو کام اور صفتیں اُس سے منسوب کی ہیں وہ کسی انسان سے تو درکنار کسی فرشتے کے ساتھ بھی ہرگز منسوب نہیں کی جا سکتی ہیں۔ اور یوں تو محمد صاحب کو کیا ہر ایک شخص کو جسکا نام احمد ہو اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے کو فارقلیط تصور کرکے موعود تسلی دینے والا ظاہر کرے چنانچہ اکثروں نے مسیح کے بعد ایسا دعویٰ کیا ہے اور بعض محمدیوں نے بھی جن کے نام میں لفظ احمد شامل تھا اپنے کو۔ اور دیگر محمدی اشخاص کو دھوکھا دیا ۔ منجملہ اُن کے ایک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جو اِس آیت قرآنی کو اپنے اوپر لگاتے اور کہتے ہیں کہ میں آیا ہوں اور میرا نام احمد ہے۔ دیکھو ازالہ صفحہ ۶۷۳ +

لیکن جیسا کہ **توزین الاقوال** سے ظاہر ہوتا ہے سترہویں صدی سے اِس اُنیسویں صدی تک ہندوستان میں چار احمد ظاہر ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام کی مرمت اور سلطنت اسلامیہ کے بارہ میں فکر کیا ہے۔ اور مجدد ہونے کے مدعی ہوئے ہیں ۔

پہلا احمد۔ شیخ احمد سرہندی ہیں جن کا انتقال ۱۰۳۴ سنہ ہجری میں ہوا اور شہر سرہند میں اُن کا مقبرہ ہے وہ مذہب اسلام کے ایک جید عالم اور صوفی تھے۔ اُن کو محمدیوں نے مجدد الف ثانی کا خطاب دیا تھا جو ابتک اُن میں مقبول ہے۔ یعنی وہ دین اسلام کے مجدد یا ریفارمر۔ اور احمد ثانی کہلائے ۔ پہلا احمد محمد صاحب ہوئے۔ اور دُوسرا احمد یہہ حضرت سمجھے گئے۔ آخرکار اُن کے خیال میں بھی کچھ ایسا آگیا۔ کہ میں دوسرا احمد ہو کے محمد صاحب کے قریب آگیا ہوں۔ ضرور دوسرے اصحاب رسول سے مجھے سبقت حاصل ہوئی ہے ۔ ایسے خیال کی بو دریافت کر کے بعض محمدی اُن پر طعن کرنے لگے تھے۔ تب انہیں کہنا پڑا کہ یہہ غلط ہے۔ میرا گمان ایسا نہیں ہے استغفر اللہ مگر تا نباشد اندکے مردم نگویند چیزہا +

دوسرا احمد۔ سید احمد غازی ہیں ۔ اِن کا حال ناظرین بغور سُنیں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے اُن کی تقلید کرکے نبی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اِسیطرح کے کچھ بندوبست نظر آتے ہیں ۔ یہہ حضرت قوم سے سید اور رائے بریلی کے باشندے تھے۔ اور سیدھے مزاج کے آدمی بے علم شخص تھے اور اوّلاً نواب ٹونک کے سواروں میں ملازم تھے ۔ شاہ عبدالعزیز کی شہرت سُن کے دہلی میں آئے۔ اور سرائے میں اُترے۔ ارادہ تھا کہ شاہ صاحب کے مرید ہو کے واپس چلے جاینگے +

اُسوقت دہلی میں دو مولوی صاحب ہمراز دوست اور دُنیا کی طرف سے تنگ۔ اور شاہ صاحب سے بباطن کشیدہ خاطر۔ بظاہر اُن کے عزیز کسی منصوبہ میں گشت کیا کرتے تھے۔ یعنے مولوی اسمٰعیل اور مولوی عبدالحیٔ مولوی اسمٰعیل تیز لسان اور عمدہ واعظ شاہ صاحب کا بھتیجا تھا۔ اُس کو اُمید تھی کہ شاہ صاحب جو لاولد تھے اپنی میراث میں سے اِس بھتیجے کو حصہ دینگے۔ لیکن شاہ صاحب اُن کے غیر مقلدی خیالات سے خوش نہ تھے۔ کچھ ترکہ نہ دیا۔ سب کچھ اپنے داماد کے نام لکھدیا۔ تب اسمٰعیل سخت ناراض ہو کے مقلدین فرقہ کی بیخکنی۔ اور اپنی معیشت دُنیاوی کے فکر میں ہو گئے ۔ اور عبدالحیٔ اُن کے دوست جو میرٹھ کے کسی سرکاری دفتر میں محرر تھے برخواست ہو کے دہلی میں آگئے تھے دونو فکرمند دوست ہمراہ چلتے پھرتے۔ اور کسی تجویز کے درپے تھے ۔ ناگاہ سرائے میں بطور سیر کے آگئے۔ وہاں سید احمد صاحب کو مسافرانہ اُترے ہوئے پایا۔ ملاقات ہوئی۔ اور حال

بوجہ مزاج دیکھا اور جہاد کی پٹی پڑھائی - اور اپنے پیچھے پھنسا لیا - او منصوبے باندھ لئے - اور شاہ صاحب کے پاس مرید کرانے کو لے گئے ؛ جب وہ مرید ہوکے باہر نکلے پالکی موجود تھی - انہیں سوار کیا - اور ایک مولوی دہنے ایک بائیں ہوا - اور ادب سے پالکی کے ساتھ دوڑتے تھے اور جب وہ جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے آتے - تو مسجد کے دروازہ پر ایک جوتی اُنکی مولوی اسمعیل - اور دوسری جوتی مولوی عبدالحی ادب سے اٹھا لیتے - اور دست بستہ پیچھے کھڑے رہتے تھے ؛ لوگ حیران تھے کہ یہہ کیا معاملہ ہے کہ ایسے بڑے بڑے مولوی اس شخص کی پائے خاک ہوگئے ہیں یہہ کون صاحب ہیں ؛ تب یہہ دونوں مولوی بتاتے تھے کہ حضرت سید احمد صاحب بڑے مثل اللہ ہیں - یہہ حضرت محمد صاحب کے مشابہ پیدا ہوئے ہیں - خدا نے ان کو بھیجا ہے کہ سلطنت اسلامیہ کو قائم کریں اور دین اسلام کو رونق دیں - اور خدا ان سے ہمکلام ہوکے بڑی نعمتوں کے وعدے فرمائے ہیں - اب یہہ حضرت امام ہوکے جہاد کرینگے اور کافروں کو مار کے ہندوستان سے نکالدینگے - تمام سلمانوں کو چاہئے - کہ اپنی جان سے و مال سے ان کی مدد کریں - اور ان کے ساتھ ہوکے جہاد میں جانا ایسا سمجھیں جیسے رسول اللہ کے ساتھ گئے ؛ دیکھو کتاب صراط المستقیم تصنیف مولوی اسمعیل جو انہیں ایام میں جلد لکھی گئی - دیباچہ میں لکھا ہے کہ جناب سید احمد کا نفس عالی جناب رسالت مآب کے ساتھ کمال مشابہت پر بد و فطرت میں پیدا کیا گیا ہے - اور خاتمہ میں لکھا ہے کہ حضرت نبی صاحب کو سید صاحب نے خواب میں دیکھا اور نبی صاحب نے اپنے ہاتھ سے ان کو خرمے کھلائے ؛ پھر کسی روز حضرت علی اور حضرت فاطمہ بھی خواب میں ان سے ملنے کو آئیں علی نے بدست خود ان کو غسل دیا اور فاطمہ نے بدست خود ان کو عمدہ پوشاک پہنائی ؛ پھر ایک روز خواب میں ان سے خداتعالے نے ملاقات کی اور اپنی قدرت کے ہاتھ سے ان کو پکڑ لیا اور پاک چیزیں اُن کے سامنے رکھ کے کہا کہ یہہ چیزیں میں نے تجھے دیں اور آئندہ کو اور چیزیں بھی تجھے دونگا ؛ غرض سید صاحب کو پیر بنا کے لے اُڑے - اور تمام ہندوستان میں پالکی لے کے پھر گئے اور جابجا وعظ کر کے ملک کے مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچ لیا - بیشمار روپیہ جمع کیا اور جابجا ہنڈوی بھیج کے مہاجنوں میں جمع کرایا - اور ہزار ہزار جاہل غازی مسلمان جہاد کے لئے تیار کر کے کچھ آگے بھیجدیئے کچھ ہمراہ لئے - اور شہر بشہر سید صاحب کے خلیفے بٹھلائے تاکہ روپیہ جمع کریں اور آدمی بھی پیچھے روانہ کرتے رہیں ؛ جب انگریزوں نے پوچھا کہ یہہ کیا معاملہ ہے تو کہا کہ ہم آپ لوگوں سے نہیں پنجاب کے سکھوں سے جہاد کرینگے ؛ وہ وقت ایسا تھا کہ انگریزبھی مصلحتاً چپ کر گئے اور یہہ حضرت فوج بنا کے براہ سندھ سوات بونیر تک پہنچے - تاکہ اُس طرف سے سکھوں پر حملہ ہو ؛ امید تھی کہ افغان بھی ساتھ ہو جاوینگے اور جب ملک پنجاب سکھوں سے خالی کرالینگے تب انگریزوں کو سمجھ لینگے اور یوں سلطنت اسلامیہ قائم ہو جائیگی ؛ مولوی عبدالحی کوئٹہ کی راہ میں بعارضہ تپ لرزہ انتقال کر گئے اور اسمٰعیل و سید احمد وہاں پہنچے - کوئی دن فوج لے کے کچھ لڑے - آخرکار بعض پٹھانوں کی مدد سے سکھوں نے رات کو ایسا اُن پر چھاپا مارا کہ سب کو قتل کیا - مولوی اسمعیل وہاں مارے گئے - اور سارے مومنین مجاہدین قتل ہوئے سید احمد صاحب کی ٹانگ میں گولی لگی تھی اور وہ میدان میں بیٹھ گئے تھے - اسی جگہ مر گئے ؛ کوئی کہتا ہے کہ ایک پٹھان اُن کو اپنے گھر اُٹھا لے گیا تھا وہاں جاکے مر گئے ؛ کوئی کوئی آدمی بھاگ کے بمشکل واپس آیا تھا - اور یہہ واقعہ سنہ ۱۸۳۱ء میں واقع ہوا تھا (دیکھو کتاب مولوی غلام حسین ہوشیارپوری و انوارالعارفین تصنیف محمد حسین مرادآبادی ✦

جب تک اُس پُشت کے لوگ نہ مرے اُن کو یہی خیال رہا کہ سید صاحب پہاڑوں میں پوشیدہ ہیں کسی وقت نکلینگے ؛ (ف) اِس منصوبہ اسمعیل کا نتیجہ کیا نکلا ؟ یہہ کہ انسانی چالاکی تھی رسولی مشابہت اور وہ سب خواب باطل تھے - سب دوڑ دھوپ برباد ہوئی - آپ بھی مارے گئے - اور صدہا جاہل نمازی اطراف پورب کے مومنین قتل کروا دیئے - اُن کی عورتیں رانڈ ہوئیں بچے یتیم ہوکے محتاج ہوئے خانہ خرابیاں ہوگئیں بادشاہی ہاتھ نہ آئی - ہاں اسلام کی اسقدر مرمت ہوئی کہ غیر مقلد فرقہ اُن کے وعظوں سے اور اُن کی کتاب تقویت الایمان وغیرہ سے پیدا ہوگیا ✦

اب مرزا قادیانی صاحب کا وہی طور نظر آتا ہے وہ خود مسلمانوں کو سکھلاتے ہیں (فتح الاسلام صفحہ ۱۰) کہ رسمی علوم اور قرآن و احادیث کے ترجموں کی اشاعت سے اسلام کی مرمت نہیں ہوسکتی آسمانی سلسلہ کی طرف دیکھنا چاہئے ؛ مطلب آنکہ میں آسمان کی طرف سے نبی اور مسیح مقرر ہوکے آیا ہوں - میری اطاعت سے مرمت اسلام ہوگی ؛ نہ تمہارے رواجی دستورات سے ؛ اور اپنی بیشمار تعریفیں آپ اپنے منہہ سے کرتے ہیں کہ میں بڑا کامل شخص ہوں - اور جیسے سید احمد غازی کو دو مولوی اُڑانے والے مل گئے تھے - اِن کو بھی حکیم نورالدین اور غلام قادر فصیح صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب مل گئے ہیں - اِن کا انجام اُن سے زیادہ خطرناک ہوگا ؛ سُنّی مسلمانوں نے جو مرزا کو رد کیا دانشمندی سے اپنے

مذہب کے موافق کام ہے۔ ہمارا مطلب یہ نہیں کہ بٹالوی جیسے کے لائق ہیں۔ وہ جو مرزا صاحب کی صلاح میں شریک ہیں اپنے مذہب کے اور عقل سلیم کے خلاف کام کرتے ہیں ✤

تیسرا احمد۔ سید احمد خان صاحب بالقابہ ہیں۔ انہوں نے سب سے زیادہ اسلام کا تجدد کیا۔ اسلام قدیم کو کاٹھ کی ہنڈیا بنا کے چھوڑ دیا اور قرآن و حدیث کو نیچریت کے پیرایہ میں لا کے اسپات کی ہنڈیا بنایا۔ اور قرآن کی تفسیر نیچری لکھی ✤ محمد صاحب نے اپنے اسلام کا رُخ انبیائے بنی اسرائیل کی طرف کچھ کچھ رکھا تھا۔ سید صاحب نے اُدھر سے بمشکل کھینچا۔ اور فلاسفی کی طرف کر دیا۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا ✤ لیکن یہہ عمارت جو انہوں نے اُٹھائی ہے طالب حق کے دل میں کچھ تسلی تو پیدا نہیں کر سکتی۔ اور نہ کچھ پائیدار ہے۔ بلکہ بہت جلد گریگی۔ کیونکہ الفاظ قرآن سے اُن کے مضامین مخترعہ کو کچھ علاقہ نہیں ہے۔ اِن کے بیان اِن کی تفسیر میں مرقوم پڑے رہینگے اور الفاظ وعبارات قرآن اپنے معنے و مضامین لازمہ کو ہرگز نہ چھوڑینگے۔ اور وہ جو محقق پیدا ہونگے ہمیشہ اہل زبان سے معنے دریافت کرینگے ✤ سب سے بڑی عقلی تفسیر قرآن کی امام فخرالدین رازی[1] نے لکھی ہے۔ جہاں سے سید صاحب نے بہت کچھ لیا۔ تو بھی فخرالدین صاحب کے مضامین علمائے سلف کے ایمان میں شامل نہ ہوئے بلکہ جلال الدین سیوطی نے اُس کی تفسیر کو چند سطروں میں ذلیل کر دکھلایا۔ اور لکھا ہے ✤۔

امام فخرالدین نے اپنی تفسیر کو اقوال حکما اور فلاسفہ وغیرہ سے بھر دیا ہے۔ اور ایک بات سے دوسری بات کی طرف نکل گیا۔ یہاں تک کہ ناظر کو مورد آیت کے ساتھ عدم مطابقت سے تعجب ہوتا ہے ✤ ابو حیان نے کہا کہ رازی نے اپنی تفسیر میں بڑی باتیں جن کی علم تفسیر میں حاجت نہیں۔ بکثرت لمبی چوڑی بھری ہیں۔ اسی واسطے بعض علما نے کہا۔ کہ اُسکی تفسیر میں سب کچھ ہے لیکن قرآن کے معنی نہیں۔ اس بدعتی کا اور کچھ ارادہ نہیں ہے۔ مگر یہہ کہ آیتوں کو تحریف کرے۔ اور اپنے فاسد مذہب کے برابر بنا دے اس طرح سے۔ کہ جب اُسکو کوئی دُور سے دوڑتا ہوا وہم نظر آگیا۔ تو اُسی کے درپے ہو لیتا ہے۔ یا کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں ذرا لگڑا ہو سکے۔ تو اُدھر ہی دوڑ پڑتا ہے" ✤ یہی حال اِن سب نیچریوں کا ہے۔ آپ قرآن کے تابع نہیں ہوتے۔ مگر قرآن کو اپنے تابع کرتے ہیں۔ اور اپنے ذہن میں کچھ مذہب کہیں سے لا کے قایم کر لیا ہے۔ اُس کے موافق قرآن کو بناتے چلے جاتے ہیں ✤ فی الحقیقت تفسیر نیچری انہیں دو چار لفظوں سے کھل جاتی ہے کہ وہ قرآن کی اصلی وضع کے خلاف ہے ✤

چوتھا احمد۔ مرزا غلام احمد ہیں۔ وہ احمد سیوم کا مذہب رکھتے ہیں۔ اور احمد دوم کی روش پر چلتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث کو نہ بسمت انبیا۔ اور نہ بسمت فلاسفہ مگر بسمت دریائے خبط کھینچ رہے ہیں۔ اور احمد چہارم رہنا نہیں چاہتے۔ احمد اوّل بننے کا اشتیاق ہے۔ اسی لئے قرآن میں ہاتھ ڈالا اور اسمہ احمد وہاں سے اپنے لئے نکالا۔ جو سابق کے کسی احمد کو نہ سوجھی تھی ✤ ابھی کیا کوئی دن میں احمد بلا میم اپنا نام رکھینگے۔ کیونکہ صوفی بھی ہیں۔ اور ابھی دیکھ لو وہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے مجھ سے کہا (اے مرزا تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے ہوں) گویا مرزا خدا سے پیدا ہوئے۔ اور خدا مرزا سے پیدا ہوا ہے۔ اگر کچھ اَور مطلب ہو تو اُن کے ذہن میں ہوگا عبارت کا مطلب یہی ہے۔ اور اگر یہہ ہو معنی کلام ہے تو ایسی ذو معنی کلام بولنا جس کے ایک معنے سے خدا کی تحقیر ہو بے ایمان آدمی کا کام ہے ✤

[1] دراصل یہ سے زیادہ شعید نے متعصل بخارا

مُراسلات

ای ناظرین اخبار۔ میں آج اس اخبار نور افشاں کے وسیلہ جو ۱۸۹۴ء کا دوسرا نمبر ہے لیڈی ارسکن صاحبہ کی داستان کو پیش کر کے بڑے ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں کہ آپ بھی اپنا فیصلہ کر لیں۔ کہ اپنے دِل کو کس کے ہاتھ فروخت کرینگے۔ کیا آپ شیطان کو اپنا دِل دینگے جو اس دُنیا کی شان و شوکت کے دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر ہے جھوٹا؟ یا کہ خداوند یسوع مسیح کو اپنا دل فروخت کرینگے۔ جو ہمیشہ کی زندگی دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اور بارہا آزمایا گیا ہے کہ اپنی باتوں میں کامل اور صادق ہے؟ ✤

کاشکہ آج ناظرین اخبار نور افشاں میں سے بہتیرے نکلیں۔ جو لیڈی ارسکن صاحبہ کی طرح دلیری سے کہہ دیں کہ ہم بھی اپنے دِل کو خداوند یسوع کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ جو ہمیشہ کی زندگی دیتا ہے۔ آمین ✤۔

ذرہ اِدھر بھی

کہتے ہیں کہ ایک دِن ایک کثیر التعداد جماعت کو

اوپن ایئرمیٹنگ میں مسٹر۔ رولینڈ ہل (Mr. Rowland Hill) صاحب منادی کر رہے تھے - کہ ادھر سے لیڈی - این - ارسکن (Lady Ann Erskine) صاحبہ کی سواری گذری

لیڈی صاحبہ نے اس مجمع کو دیکھکر دریافت کیا کہ یہاں کیا ہو رہا ہی؟ اور یہہ معلوم کرکے کہ مسٹر رولینڈ ہل صاحب منادی کر رہے ہیں - کوچبان کو حکم دیا کہ گاڑی کو جماعت کی طرف بڑھا دے - اور آگے جاکر گاڑی سے اُتر کر لیٹ کے قریب جاکر ٹھہر گئیں -

کیونکہ اُس لیڈی صاحبہ نے مسٹر ہل کی مُنادی کی بہت شہرت سُنی ہوئی تھی - اور مدت سے اُس کا وعظ سننے کا شوق رکھتی تھی - اِس لئے واعظ کے نزدیک کھڑی ہوکر چپکے سے سُن رہی تھی - کہ کسی نہ کسی طرح سے مسٹر ہل کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہہ لیڈی صاحبہ جو اُس کے نزدیک کھڑی ہوکر سُن رہی ہیں - لیڈی - این - ارسکن صاحبہ ہیں - تو بڑے زور کے ساتھ جماعت کی طرف متوجہ ہوکر پکارنے لگا - کہ میں آج ایک قیمتی چیز نیلام کیا چاہتا ہوں - کیا آپ میں سے کوئی خریدنے کے لئے تیار ہی ؟

اِس عجیب بات کو سُن کر لوگ حیران ہوئے - کہ یہہ کیا معاملہ ہی - کہ واعظ صاحب وعظ میں نیلام شروع کرنے لگے ہیں ◆

پھر مسٹر ہل نے لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر کہا - کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہی - جو میں آج فروخت کیا چاہتا ہوں؟ ◆

صاحبو یہہ چیز یورپ کی تمام سلطنتوں کے تاجوں سے بیش قیمت ہی - اور یہہ لیڈی - این - ارسکن صاحبہ کا دِل ہی - کیا آپ صاحبان میں سے کوئی صاحب اِس کے لئے بولی دینے کو تیار ہی ؟ :.

ہاں ایک شخص کو میں جانتا ہوں جس نے بارہا اِس کے خریدنے کی کوشش کی اور اب بھی بولی دینے کو تیار ہی اور وہ شیطان ہی ◆

اے شیطان بتا - کہ تو اِس دِل کے لئے کیا دیگا ؟

اِس دُنیا کی شان و شوکت ◆

مگر اے شیطان - یاد رکھ کہ میں اِس دُنیا کی شان و شوکت کے بدلے اِس دِل کو نہ بیچونگا - اور مجھے قوی امید ہی کہ لیڈی صاحبہ بھی اِسپر اپنے دِل کو بیچا نہ چاہینگی ◆

صاحبو - ایک اور صاحب ہیں - جس نے اِس دِل کے لئے بولی دی ہی - اور وہ خداوند یسوع ہیں ◆

اے خداوند یسوع بتائیے کہ آپ اِس دِل کے بدلے کیا دینگے ؟ میں آرام - خوشی - ہاں وہ خوشی جو دُنیا دے نہیں سکتی - یعنے ہمیشہ کی زندگی ◆

تب مسٹر صاحب نے لیڈی صاحبہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا - کہ آپنے ہر دو خریداروں کی بولیاں سُن لی ہیں - اب بتائیے کہ آپ کس کے ہاتھ اپنا دِل بیچا چاہتی ہیں ؟ ◆

لیڈی صاحبہ نے بڑی دلیری سے آگے بڑھکر جواب دیا - کہ میں بڑی خوشی سے اپنا دِل خداوند یسوع کو دیتی ہوں - اگر وہ قبول فرماویں ◆

الراقم
وہی گجراتی

غور طلب

مبارک وہ آدمی ہی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ پر کھڑا نہیں رہتا اور ٹھٹھا کرنے والوں کے جلسے میں نہیں بیٹھتا ◆

زبور ۱-۱

بخدمت بابو رام چرن لال - بابو کنھیا لال - و بابو محبوب نرائن پسران بابو گوکل پرشاد صاحب ساکنان بدایوں محلہ ٹکیٹ گنج - بجواب رسالہ گلدستہ رحم مطبوعہ چنتامن پریس فرخ آباد :.

جناب من

آپکا رسالہ مذکورہ بالا دیکھکر مجھے خواہش ہوئی کہ چند باتیں جو اِس میں اصلاح طلب تھیں - اُن کی بابت کچھ عرض کروں - اور وہ یہہ ہی کہ :-

خداتعالیٰ نے اپنی خلقت میں عموماً تین قسم کے جیو دھاری - یعنے جاندار پیدا کئے ہیں - اور وہ تینوں ایک دوسرے سے بہت فرق رکھتے ہیں - اور اُن کے فرق کی پوری حقیقت اور حکمت خدا نے صرف اپنے ہی ہاتھ میں رکھی ہی ◆

قسم اوّل - نباتاتی جاندار جو آپ میں جیو رکھتے - اور جب تک مر نہ جاویں - یا مار ڈالے نہ جاویں - تب تک پیدا ہونے - بڑھنے - پھولنے پھلنے - اور ایک بار مرجانے کا فرض و استحقاق رکھتے ہیں - اور اپنے حال پر راضی رہتے اور کبھی شکایت نہیں کرتے ◆

قسم دویم - حیوانی جاندار - یہہ پہلی قسم کے جانداروں سے بڑھکر ہیں - یا یوں کہیں کہ وے قسم اوّل سے زیادہ بہت سے فرائض و استحقاق کے مالک ہیں - اور جتنا خالق نے اُنہیں بخشا وے اُتنے پر راضی ہیں - اور ہرگز شکایت نہیں کرتے ◆

قسم سویم - اِنسانی جاندار - یہہ اوپر والے دو اقسام سے بڑھکر ہیں - اور بڑے بڑے فرائض و جوابدہی - استحقاق - اور نعمتوں کے وارث ہیں - اور

سب کے اوپر اُن کو عقل بخشی گئی - تاکہ اپنے خالق اور اُسکی صنعتوں کو پہچان کر اُس کے حضور مودب رہیں (جیسا ایک لائق و ربیٹے کو اپنے باپ کے سامنے رہنا لازم ہی) اور اپنی حقیقت کو معلوم کر کے خدا سے ملنے کی کوشش کریں ◆

اِنسان جو تینوں اقسام میں اعلے درجہ رکھتا ہی اُسکو خالق نے عقل کا اعلے ہتھیار دیکر کل جانداروں کے اوپر سرداری اور حکومت بخشی ہی - تاکہ قانون قدرت یعنے نیچر Nature) کے دَور میں بہترین طور پر اُنہیں کام میں لاوے - اور اُس انتظام الٰہی پر حاکم و محکوم - بادشاہ و رعیت دونوں جانب ہیں - اور بیکد یگر بخوبی کاربند ہیں شہ وے نہ کسی کی بیجا ہمدردی کی قدر کرتے - اور نہ کسی کی بیجا شکایت کی کچھ پرواہ رکھتے ہیں - بلکہ راضی برضائے خالق ہوکر اپنے حال پہ قائم ہیں ◆

پس اگر جاندار قسم دوئم کی شکایت جیسا آپ تحریر فرماتے بیجا نہیں - تو اِس سے بھی بڑا شکایت نامہ جاندار قسم اوّل کیطرف سے طیار ہو سکتا ہی جسکو کوئی بھی عالم بآسانی قلمبند کر دیگا - وہ بھی انصاف کے نزدیک قابل سماعت ہوگا - تو پھر فرمائیے کہ اِنسان کی اوقات بسری کا کیا سامان باقی رہیگا ؟ کیونکہ جس طرح دُنیا بھر کے نباتات مِلکر ایک حیوان نہیں ہو سکتے - اِسیطرح کُل جہان کے حیوانات مِلکر ایک اِنسان نہیں ہو سکتے ہیں ◆

اب ذرا تامّل سے غور فرمائیے کہ گناہ کیا ہی؟

گناہ منقولات یعنے مذہبی کتابوں کی رو سے عدول حکم ربّانی سے ہی ◆

او معقولات یعنے عقل کی رو سے برگشتگی رائے انٹیوشن Intuition یعنے عام تمیز یعنے جنرل کونشنز General Conscience سے ہی ◆

منقولات - مقدس بائبل کے پرانے او نئے عہد ناموں کی بیشمار آیتیں گوشت کھانے کی نسبت صادر ہیں - سو اگر یہہ امر جائز تا ہی - تو بھی وہ اِنسان کو الزام سے بری کرتا ہی - لیکن اگر حکماً ہی - تو اُسکا نہ ماننا گناہ ہی ◆ اور انتظام الٰہی یعنے قانون قدرت میں اپنی بیجا دوسری سے خلل ڈالنا - یعنے حکم کے برخلاف ترغیب دینا گناہ عظیم ہے ! اور دوسرے مذہبوں کی کتابوں میں بھی کم و بیش اجازتاً - یا حکماً گوشت خواری جائز ہی - یہانتک کہ وہ کتابیں جو گوشت خواری کو منع کرتی ہیں - اُنہوں نے بھی بذریعہ قربانی کے جاندار کُشی کی - اور اُن کے بانیوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہی ◆

معقولات - اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے تعصب کو کنارے رکھکر قانون قدرت - یعنے نیچر پر غور کریں - اور انصاف کو کام میں لاویں - تو معلوم ہوگا - کہ ہر فرد بشر خواہ وہ گوشت خوار ہو - یا نباتات خوار - بیشمار چھوٹے چھوٹے جانوروں کو - جو پانی اور ہوا میں سیر کرتے ہیں - جیسا آلۂ خوردبین یعنے (Microscope) سے دریافت و تحقیق ہو چکا ہی - ہر روز اپنے گھر کی آگ میں جلا دیتا - چلتے وقت جوتی یا کھڑاؤں کی رگڑ سے مار ڈالتا - کھانے کے ساتھ کھا لیتا - پانی کے ساتھ پی لیتا - اور سانس کے ساتھ ہضم کر جاتا ہی - یہانتک کہ ایک بشر بھی نہیں بچا - جو نباتاتی جانداروں کے کُشندہ ہونے کے علاوہ بیشمار حیوانی جانداروں کے خون کا مرتکب نہ ہو ◆ قطع نظر اِس کے دُنیا کے اِنسانی باشندوں کے درمیان اسّی فی صد (Percent ۸۰) سے زیادہ لوگ گوشت کھانا پسند کے ساتھ جائز رکھتے ہیں - اگرچہ بعض اوقات قیمت کی زیادتی کے باعث گوشت کو بہم پہنچا نہیں سکتے اِسلئے صرف ساگ پات پر گذران کرتے ہیں - مگر جب فرصت پاتے اُسوقت کھاتے ہیں ◆ پھر باوجود اِس کثرت رائے کے - جو گوشت خواروں کو حاصل ہی - ناحق واویلا کیوں مچاتے ہو - اور اپنے قول پر قائم نہیں رہتے - یعنے کثرت رائے تسلیم کے قابل ہی (رسالہ ہذا صفحہ ۵ سطر اوّل) بلکہ جہان کے حاکموں اور منصفوں پر طعنہ زنی کر کے بے اِنصاف ٹھہراتے ہو (صفحہ ۷ سطر ۱۴ او ۱۵) ؟

قانون قدرت کے موافق کل اِنسان - حیوان - اور نباتات کا جسم بعد فوت ہونے کے دوسرے جاندار کی خورش ہو جاتا ہی - اور اکثر اوقات جاندار مثل ٹِڈی اور پروار دیمک وغیرہ غول کے غول جوش کھا کر باہر نکلتے ہیں - تاکہ دوسرے جانداروں کی خورش ہو جاویں - پھر اگر کسی اِنسان کی رغبت گوشت کھانے کی طرف ہو تو اِنصافاً اُسپر کیا الزام ہو سکتا ہی ؟ ◆

غرض اِنسان نہ درندہ نہ پرندہ - نہ چرندہ ہی - بلکہ جُدا ایک قسم کا جاندار ہی جو خالق کے حضور اپنے کردار کی بابت جواب دہ ہو کر اشرف المخلوقات ہی کیونکہ وہ ایک امر یعنے غیر فانی روح رکھتا ہی ◆

دونوں قسم کے جاندار یعنے قسم اوّل اور دوئم کسی نہ کسی طرح اِنسان کے ساتھ متعلق ہیں - بعضے مفید ہیں جیسے گاؤ بھینس - گیہوں چاول وغیرہ ◆ اور بعضے مضر جیسے شیر بھیڑیا سانپ بچھو وغیرہ ◆ اور بعضے جاندار خدا نے ایسے پیدا کئے - جو جیتے جی اِنسان اور حیوان کے گوشت اور خون پر زندگی بسر کرتے ہیں - جیسے کھٹمل مچھر وغیرہ تو جیسے پھلوں کی مضرت اور تکلیف دہی پر شکایت لغو و فضول ہی - ویسا ہی اگلوں پر رحم کی بیجا دردسری بھی محض ایک ہیچ اور لچر بات ہی ◆

ایک نہایت صریح و عقلی دلیل ہی کہ وہ صاحبان جو گوشت خواری کو رحم کی نظر سے ترک کر کے نباتات خوار ہو جاتے ہیں - وہی فرما دیں - کہ آیا وہ شیر و سانپ کی خونخواری - و کھٹمل وغیرہ

کی مضرت و تکلیف دہی سے آزاد ہیں؟ اور اگر نہیں تو بخوبی معلوم کیجئے کہ یہہ آپ کی دردسری محض انتظام الٰہی یعنے نیچر کے برخلاف ہے +

جہاں تک میرا قیاس پھیل سکتا ہے گوشت خواری یا جاندار کشی پر الزام تعلیم تناسخ کی تلقین کا یعنے (granamifration of souls.) کا نتیجہ ہے۔ اوّل تو یہہ مسئلہ غلط ہے۔ کیونکہ اِس تلقین کا کوئی بھی عالم اقراری نہیں۔ کہ انسان کو اپنے پُرانے جون یعنے جنم کی بابت کچھ بھی خبر ہو۔ اِسلئے بقول آپ کے جسکو میں بھی دِل سے پسند کرتا ہوں (صفحہ ۴ سطر ۱۰۹) خدا بے انصاف ٹھہریگا۔ کہ انسان کو بغیر اُس کا قصور جتائے یا بتلائے کے جنم کی سزا دیتا ہے۔ تاہم اگر بفرض محال مان لیویں۔ کہ آواگون کا مسئلہ صحیح ہے پھر تو گوشت خوار ایک اِنسان کو جو جون کی قید میں گرفتار ہے ایک بار مخلصی یعنے موکش دیتا ہے۔ اور چونکہ ہر ایک جاندار ایک مرتبہ مرنے اور سڑنے والا ہوتا ہے۔ تو اِس وسیلہ سے اُسکا گوشت برباد ہونے سے بچا کر اُسی سے اِنسان کا پیٹ بھرتا ہے۔ اور یوں کسی قدر اناج کے سستہ ہونے کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اور اُس کے فضلہ میں سے بیشمار جانداروں کے لئے خورش بہم پہنچاتا ہے +

الغرض کھانا پینا کسیطرح نہ خدا سے ملا سکتا۔ اور نہ اُس سے جُدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ بدنیتی کے الزام سے پاک ہو۔ وہ صرف اوقات بسری کا سامان ہے اور بس +

رسالہ مذکورۂ بالا سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شاید گاؤ کُشی جُدا ایک سوال ہے۔ اِس لئے ہم اُسکی بابت بھی عقلاً و نقلاً غور کر سکتے ہیں۔ کہ اِس حیوان کی تعظیم کہاں تک جائز ہے؟ +

منقولات۔ یہودیوں۔ اور عیسائیوں۔ اور مسلمانوں کی مذہبی کتابوں سے تو یہہ جانور کسیطرح اَور حیوانوں پر فوق نہیں رکھتا۔ بلکہ جیسا اَور جانوروں کی نسبت ویسا ہی گاؤ کی نسبت بھی اجازتاً اور حکماً ذبح اور گوشت خواری کی مثالیں موجود ہیں۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں بھی میں نے معتبر ذریعوں سے سُنا ہے۔ کہ رگوید کے کسی حصّہ میں گاؤ کی قربانی کا حکم ہے۔ اور اِس تشریح کے ساتھ کہ اُسکے جُدے جُدے اعضا کِس کِس کو کھانا چاہئے ؛ اور بھاگوت پُران کے دسویں اسکندہ کے انسٹھویں ادھیائے میں تحریر ہے کہ سری کرشن جی جن کے لئے ہندو لوگ الٰہی تعظیم روا رکھتے ہیں معہ مہاراجہ یودھشٹر اور دیگر بزرگوں کے بے تکلف حیوانوں کا شکار کرتے۔ اور اُن میں سے ہرن سانبر اور روز کو (جو نیل گاؤ ہے) اپنی رسوئی میں بھیجتے تھے۔ اِس طور پر قریباً کُل مذاہب کم و بیش گاؤ کُشی کی نسبت بے پروا ہیں +

معقولات۔ کرۂ زمین کے مُلکوں میں سے بہت کم ہیں۔ جو گئو کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور اُن تھوڑوں میں سے ہندوستان ایک ہے ؛ اب ذرا غور کیجئے۔ کہ ہندوستان میں گئو کی تعظیم کس قدر ہوتی رہتی ہے ؛ مسلمانوں کی فتح کے بعد تو گئو رکشا کا کچھ ذکر بھی نہیں تھا۔ اگر تھا تو بعض لوگوں کے درمیان تھا مگر ہندوؤں کے زمانے میں بھی بیشمار جنگلی قومیں گاؤ کی تعظیم کی بابت بے فکر تھیں۔ اور ہندو لوگ بے تکلف گائے کے چمڑے کی جوتی پہنتے تھے۔ اور نیچ ذاتوں کو اجازت تھی کہ گائے کا گوشت اُنکو مردار حالت میں کھاویں ؛ پھر آپ ہی انصاف کی رُو سے فرماویں کہ کثرت رائے کے مطابق کسقدر گاؤ کی تعظیم لازم آتی ہے؟ +

بلاشک یہہ جانور کسیقدر مفید ہے۔ مگر نہ اِتنا جتنا آپ اور دوسرے صاحبان مبالغہ کرتے ہیں۔ کیونکہ بھینس گائے سے زیادہ دودھ اور گھی دیتی ہے۔ اِس لئے گائے سے زیادہ مفید ہے ؛ سو اگر گائے کی تعظیم لازم ہے۔ تو انصاف کی راہ سے بھینس کی تعظیم زیادہ ضروری ہے۔ اور اسیطرح بکری اور شہد کی مکھیوں کی بھی تعظیم لازم آتی ہے لیکن جبکہ بھینس اور بکری بلا خیال رحم کی دیوی وغیرہ پر کٹتی رہتی ہیں۔ یہانتک کہ دسہرہ کے روز ہر سال ہندو راجاؤں کے ہاں بھینسے کے ساتھ ایک نہایت بے رحمی کا کھیل ہوتا ہے پھر فرمائیے کہ انصاف کی رُو سے کونسی دلیل ہے کہ خواہی نخواہی گاؤ کی تعظیم کیجاوے ؛

بعض صاحبان قیمت وغیرہ کا حساب پھیلا کر یہہ کہتے۔ کہ ایک گائے کے مارے جانے سے ہزاروں روپئے کا نقصان ہوتا ہے۔ سو معلوم نہیں کہ کہانتک وہ حساب صحیح ہے۔ مگر ایک بات بہت صاف یہہ ہے۔ کہ دُنیا میں کوئی پیشہ ور ایسا نہیں۔ کہ نفع کا لحاظ نہ کرکے ہمیشہ ٹوٹے کا سودا کیا کرے۔ اِس لئے اِس دلیل کی تصدیق یا تردید وے لوگ جو گائیوں کو پالتے اور ذبح کرتے ہیں۔ بخوبی کر سکتے ہیں۔ جن صاحب کا جی چاہے تحقیق کر لیں۔ اور اُنہیں لوگوں سے یہہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ گاؤ بھی مثل اور جانوروں کے اپنے پالنے والا اور ذبح کرنے والوں سے ایک سا برتاؤ رکھتی ہیں +

خوف نہ کھائیے بلکہ خاطر جمع رکھئے۔ کہ اگر از آدم تا ایں دم یعنے ابتدائے دُنیا سے آجتک دُودھ اور گھی کی کمتی نہیں ہوتی۔ تو قیامت تک اُن کی کمتی نہ ہوگی۔ کیونکہ یہہ اِنتظام الٰہی قدرت کا ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ گاؤ کی تعظیم ہندوؤں کے درمیان پرشرام جی کی جانفشانی و خونریزی کا نتیجہ ہے جنہوں نے بسبب قتل جمدگنی رشی کے جنکو کسی مغرور راجہ نے بہ طمع ایک عمدہ گائے کے قتل کر ڈالا تھا۔ اپنی تلوار کو گئو اور برہمن کی رکشا کے لئے ہند کے میدان میں بڑے زور سے چھتریوں۔ یعنے راجاؤں پر چلائی۔ اور آخرکار جنک پور کو اِس ارادے سے گئے۔ کہ بہت

سے چھتریوں کو قتل کریں۔ جو دھنک جگ کی تقریب پر جمع ہوئے تھے۔ مگر جب رامچندر اور چھتریوں کے مجمع سے جنک پور میں مقابل ہوئے۔ تب رامچندر جی نے حکمت عملی سے اُن کا تیج ہر لیا یعنے قائل معقول کر دیا۔ ایسا آمر پرشرام جی نے اِس بے معنی اور خونخوار حرکت سے باز آکر اپنی تلوار کو غلاف کیا۔ پس جبکہ پرشرام جی۔ اور رامچندر جی۔ دونوں ہندوؤں کے درمیان وشنو جی یعنے پرردگار کے اوتار سمجھے جاتے ہیں۔ تو نتیجہ یہہ ہوا کہ پرشرام جی کی کوشش کیسی ہی عمدہ کیوں نہ ہو آخرکار انتظام الٰہی کے آگے فسخ ہو گئے ✦

۳۔ خاتمہ پر یہہ بھی کہنا مناسب ہے کہ اگر آپکی یہہ مرضی ہے۔ کہ انسان گوشت خواری چھوڑنے کے وسیلہ اِس دُنیا کے سمندر سے جو بھوساگر۔ یا کاجل کی کوٹھری ہے بے الزام پار جا سکے۔ تو یہہ امر ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر اپنا دامن کشاں کشاں ایک طرف سے بچاوے تو وہ دُوسری طرف سے داغدار ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے واسطے ایک حقیقی اوتار کی یعنے خدا مجسم بشکل انسان کی تلاش کیجئے اور اُس آسمانی معشوق کی محبت میں ہو کر خدا کی رُوح سے ملے۔ کہ یہی حقیقی وصال۔ یا مُکتی۔ یا نجات ہے۔ اور اسیطرح ایک گنہگار انسان مہاتما۔ یا ولی۔ یا سینٹ ہو جاتا ہے اور وہ جیتے جی بھوساگر کے پار ہے ✦

इक साधे सब सधे सब साधे सब जाय ॥ ज्यों गहि सेवै मूलको फूले फले अघाय

چونکہ انسان بذاتہٖ ہی نفس کا غلام۔ یا معصیت کا پُتلا ہوتا ہے۔ یہہ مثل اُسپر صادق آتی ہے۔ کہ "کوئلہ کو اگر لاکھ پانی سے دُھوئیے اُس کا رنگ ہرگز نہ بدلیگا لیکن اگر آگ ایک دفعہ اُس میں پیوستہ ہو جائے تو فوراً اُسکا رنگ بدل جائیگا"۔ (واقعہ۔ ایک مسیحی از اجمیر)

واقعات اور دنیا

شگوفہ پمفلٹ بھوپال

بھوپال کے افسوسناک پمفلٹ کا عجیب شگوفہ معلوم ہوا کہ جس شخص مسمی ضیاء الحق نے اِسے لکھکر شائع کیا تھا وہ بھوپال میں گرفتار کیا گیا ہے۔ شخص مذکور نے ایک خط لکھنؤ کے اخبار میں اِس مضمون کا شائع کرایا تھا کہ اِس پمفلٹ کو مینے لکھا ہے اور یہہ کہ میں ہوشنگ آباد میں مقیم ہوں اور جو الزام پمفلٹ مذکور میں درج کئے گئے ہیں اُن کا پورا ثبوت بہم پہنچا سکتا ہوں بشرطیکہ تحقیقات برٹش عملداری میں کیجاوے۔ خط مذکور کے چھپوانے کے بعد نامبردہ بھوپال کو چلا گیا۔ وہاں رزیڈنٹ صاحب سے ملاقات کی اور کہا کہ پمفلٹ پر جس شخص کا نام لکھا ہے وہ مصنوعی نہیں ہے۔ میں ہی ضیاء الحق اِس کا لکھنے والا ہوں اور اِس میں انتظام حکومت بھوپال کے برخلاف جو الزام عائد کئے گئے ہیں اُن سب کو بوجہہ احسن پایہ ثبوت کو پہنچا سکتا ہوں۔ لکھنؤ کا اخبار افواہی طور پر لکھتا ہے کہ رزیڈنٹ صاحب نے یہہ سُنتے ہی نامبردہ سے ایک عظیم رقم کی ضمانت اِس لئے طلب کی کہ جس وقت وہ بذریعہ سمن طلب کیا جائے فوراً حاضر عدالت ہوگا اور چونکہ وہ فی الفور اسقدر عظیم ضمانت پیش نہ کر سکا اِس لئے وہ گرفتار کر کے نظربندی میں رکھا گیا ہے ✦ (عام)

زنانہ حقوق کا مقدمہ

فرانس کے مقام پیرس میں زنانہ حقوق کے خلاف ایک عجیب مقدمہ فیصل ہوا۔ جسپر وہاں کے اخباروں میں بحث کا بازار گرم ہے۔ ایک لیڈی صاحبہ دو خانگی خدمتگاروں پر اِسلئے ناراض ہوئیں کہ وہ اُن کی بات پر اُن کے خاوند کے حکم کو ترجیح دیتے تھے۔ مارے خفگی کے لیڈی صاحبہ نے دونوں خدمتگاروں کو موقوف کرنا چاہا۔ خاوند نے اُن کو موقوف نہ کیا۔ اور بدستور ملازمت میں رکھا۔ اِسپر جورو خاوند میں ناراضی ہوئی اور لیڈی نے عدالت میں مقدمہ کیا کہ ایسے نالائق خاوند کی جورو رہنا نہیں چاہتی۔ طلاق منظور ہو۔ عدالت نے خاوند سے جواب طلب کیا۔ اُسنے کل کیفیت من وعن بیان کر دی کہ میں نوکروں کو رکھنا چاہتا ہوں اور یہہ اُن کو موقوف کرتی ہے۔ عدالت کو یہہ فیصلہ کرنا تھا کہ کس کا حق برتر ہے۔ بعد غور کے اُنہوں نے رائے دی کہ چونکہ جنٹلمین مالک خانہ ہے اِس لئے اِس بارہ میں اُسی کی رائے ازروئے قانون قابل ماننے کے ہے لہذا لیڈی کا دعوی ڈسمس کیا۔ زنانہ حقوق کے طرفدار اِس فیصلہ پر مارے ناراضی کے زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں ✦ منہ

لندن میں ایک ہندوستانی طالب علم

کچھ کپڑے انگشتری وغیرہ کے چوری کرنے کی علت میں ماخوذ ہوا جس کے جواب میں اُسنے بیان کیا کہ میں نے یونیورسٹی کلکتہ کا امتحان نہایت ہی کامیابی سے ساتھ پاس کیا جس کے صلہ میں مجھے ۲۰۰ پونڈ کا وظیفہ ملا اور میں نے عمدہ لیاقت دکھائی جس سے مجھے یہہ وظیفہ ملا میرے وارث ولایت آنے کے مانع تھے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ میں اپنی ذات پر قائم نہ رہ سکونگا تاہم یہاں آیا ہوا اپنا امتحان پاس نہ کر سکا مگر یونیورسٹی ایڈنبرا کی سند حاصل کی اور پھر مڈل ٹمپل میں داخل ہوا۔ مگر چونکہ میرے پاس روپیہ موجود نہ تھا۔ اِس لئے میں وہاں ناکام رہا اور افلاس کے باعث کئی جرایم کا مرتکب ہوا چنانچہ

ایک کتاب چوری کرنے کی علت میں مجھے تین ماہ قید ہوئی اس طرح وکالت میں ناکام ہو کر اخبار نویسی اختیار کی اس سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا آخر ش تنگدستی سے لاچار ہو کر میں جرائم حال کا مرتکب ہوا ہوں۔ اب مجھے بعض صاحبوں نے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے اور امریکہ سے شرقی زبانوں میں پروفیسری ملنے کا بھی وعدہ ہوا ہے میری عمر اسوقت ۴۳ سال ہے اگر اب مجھ پر رحم ہوا تو میں ضرور اپنی زندگی کو سدھارونگا اور اُن ملکوں میں عزت حاصل کرونگا جہاں میری گذشتہ زندگیوں کے حالات معلوم نہیں خفیہ پولیس کے افسر نے کہا کہ ملزم نے ایک یوپین لیڈی کے ساتھ شادی کرلی ہے جس سے دو بچے پیدا ہو چکے ہیں۔ اسپر عدالت نے اپنا فیصلہ آئندہ سشن تک ملتوی کیا اور فرمایا کہ اب ہم اس کے دوستوں کا بیان سُنینگے کہ اُنہوں نے ملزم کے واسطے آئندہ کیا انتظام کیا ✦ (عدو بہت منہم)

لطیفہ

یوسف نامی ملزم ایک مقدمہ فوجداری میں ماخوذ ہو کر کلب حسین خاں صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس میں پیش ہوا۔ بعد سماعت مقدمہ ڈپٹی صاحب نے اُس کو سپرد سشن کئے جانے کا حکم دیا۔ اِس حکم کو سُنکر ملزم نے زور سے قہقہہ لگایا۔ حاکم عدالت نے متعجب ہو کر اُس سے سبب قہقہہ مارنے کا دریافت کیا۔ یوسف ملزم نے حاکم عدالت سے کہا کہ اگر میرا قصور معاف فرمایا جاوے تو ایک قطع حسب حال اپنے میں نے تصنیف کیا ہے عرض کروں۔ ڈپٹی صاحب نے فرمایا کیا مضائقہ۔ یوسف نے قطعہ پڑھا

یوسف مصری ازاں روز کہ مرد
حسن صوری را بایں یوسف سپرد
ہر دو یوسف را عجب کارے فتاد
آں یکے را گرگ وایں را کلب خورد

یہ قطعہ سُنکر ڈپٹی صاحب کمال محظوظ ہوئے۔ اور اُسکو چھوڑ دیا ✦

مٹی کے تیل کی خرابی

کفیل الصحت لاہور کے لائق ایڈیٹر نے ماہ جنوری کے پرچہ میں اِس بات کی سخت تاکید کی ہے کہ اندنوں ازدیادی امراض مہلک کے باعثوں میں ایک باعث کروسین آئل کا بے احتیاطی سے بلا چمنی کے جلانا ہے جس کا انسداد کم و بیش ہر ایک کے حیطہ اختیار میں ہے۔ بقول اُن کے جو امراض کہ اس تیل کے کھلا جلانے سے پیدا ہو جاتے ہیں اُن کی تعداد کا بیان کرنا بہت جگہ چاہتا ہے لیکن تاہم موٹے موٹے امراض کے بیان کرنے سے وہ باز نہیں رہ سکتے جو یہہ ہیں:۔ سل۔ دق۔ ذات الریہ۔ بدہضمی نزلہ۔ ضعف بصر۔ ضعف قلب۔ خفقان۔ ضعف جگر نفث الدم۔ ضیق النفس۔ ذات الجنب وغیرہ ✦

بڑودہ میں شادی کا ریفارم

گورنمنٹ بڑودہ نے بھی ریاست میسور کی تقلید میں کمسنی کی شادی کے خلاف ایک حکم نافذ کیا ہے۔ میسور میں یہہ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی لڑکی جو آٹھ برس سے کم عمر ہو اور کوئی لڑکا جو ۱۴ برس سے نیچے ہو اُنکی شادی ہرگز نہ کی جاوے اور اگر کرینگے تو شادی ناجائز قرار دی جائیگی اور اِن کے سربراہیوں کو سزا دی جاویگی۔ گورنمنٹ بڑودہ نے لڑکا اور لڑکی دونوں کے لئے دس سال کی کمترین عمر مقرر کی۔ یعنے بمقابلہ میسور کے لڑکی کی عمر میں ۲ سال اضافہ کئے اور لڑکے کی عمر بقدر چار سال کے گھٹا دی۔ باقی سزا وغیرہ کا طریق دونوں صورتوں میں یکساں رکھا گیا ہے ✦

افیون کمیشن کی قلعی کھلی

افیون کمیشن کے اجلاس پٹنہ میں ایک ممبر کمیشن کی طرف سے اِس بات کی سخت شکایت کی گئی ہے کہ پولیس کے لوگ اُن لوگوں کو جو افیون کے خلاف شہادت دینا چاہتے ہیں ناجائز طریق سے دھمکاتے اور باز رکھتے ہیں۔ یہہ الزام گیا کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر لگایا گیا ہے اور مسٹر ولسن صاحب نے جس زور سے شکایت کی ہے اسے پایا جاتا ہے کہ اِس کا اثر دور تک پہنچیگا۔ لارڈ بریسی صاحب نے گیا کے مجسٹریٹ سے اِس ناجائز حرکت کا جواب طلب کیا ہے۔ اِس قسم کے ہتکنڈے فی الحقیقت شرمناک ہیں اور اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ کس لئے افیون کی مخالفت میں صاف صاف شہادت دینے میں تامل کرتے ہیں۔ ہم ایمان سے کہتے ہیں کہ آجتک ہم نے کسی شخص سے بھی پرائیویٹ گفتگو میں افیون کے استعمال کی تعریف نہیں سُنی تھی اور جو لوگ اِس کے عادی تھے وہ بھی اپنی حالت پر افسوس کیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے لائق اہل الرائے فرماتے تھے کہ افیون اگر کسی حالت میں مفید ہے تو ۴۰ برس کی عمر کے بعد اُس شخص کو ہو سکتی ہے جس کا مزاج بلغمی ہو لیکن اُس حالت میں بھی بشرطیکہ بہت خفیف استعمال کی جائے۔ لیکن حال یہہ ہے کہ جو کوئی افیمی ہوتا ہے وہ اس کے گن گاتا ہے اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ بعض لوگوں میں یہہ خیال ضرور ہے کہ چونکہ افیون کی مخالفت ولایت میں پیدا ہوئی ہے اس باعث شاید اس خیال سے پیدا کی گئی ہے کہ افیون کی جگہ شراب ہی استعمال کی جائے اور اِن لوگوں کی تسلی کیواسطے یہہ بات ضرور لازم ہے کہ جس طرح افیون اور گانجہ کے خلاف موثر اجیٹیشن برپا کیا گیا ہے اسی طرح شراب کے خلاف بھی کیا جائے۔ بہرحال ولسن صاحب نے جو سوال پیش کیا ہے وہ نہایت اہم ہے اور اگر مجسٹریٹ گیا اسکا تشفی جواب نہ دے سکے تو وہ تمام شہادتیں جو افیون کی تائید میں اس زور شور کے ساتھ دیگئی ہیں کمیشن کے نزدیک بالکل کمزور ہو جائینگی ✦

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں لیڈی لینن صاحبہ زنانہ اخبار نویسوں میں شامل ہوگئیں۔ مسز گرانٹ ڈف صاحب سابق گورنر مدراس کی میم صاحبہ بھی اخبار نویس ہوگئیں +

لنڈن سے خبر آئی تمام ممالک متحدہ میں سخت برفباری سے عام مصیبت چھائی ہی۔ دیگر ممالک یورپ میں بھی سختی موسم سے یہی حالت ہی۔ جابجا سے خبریں آئیں +

اہل آسٹریلیا نے حضور ڈیوک آف یارک سے درخواست کی تھی کہ آپ آسٹریلیا کی سیر کو تشریف لاویں آپ نے بوجوہات خانگی شکریہ کے ساتھ اس درخواست کو نامنظور کیا +

فرانس کے پایہ تخت پیرس میں ایک شخص پیر کے انگوٹھے سے قلم پکڑ کر کاپی نویسی کرتا ہی۔ اور پیر سے سوئی پروتا اور بہت سے کام صرف پیر ہی سے کرتا ہی +

امریکہ میں پچھلے سال ایجادوں کے رجسٹر کرانے کی فیس سے ۱۲۸۸۸۰۹ ڈالر آمدنی ہوئی۔ ۲۹۵۲۹ درخواستیں گذریں۔ قریب ۲۱ ہزار منظور ہوئیں۔ خرچ ۱۱۱۴۴۲ ڈالر تھا +

امریکہ میں ایک کاریگر نے لوہے کا ایک ایسا صندوق بنایا ہی کہ وہ ٹھیک گیارہ بجے خود بخود کھل جاتا اور چار بجے بند ہوجاتا ہی اگر اور کسی وقت کوئی کھولے تو کھل نہیں سکتا +

سرویہ اور بلگیریہ میں عنقریب جنگ واقع ہونے کے آثار ہیں جس کا باعث روس کی سازش معلوم ہوتی ہی۔ سرحد اٹلی پر چالیس ہزار فرانسیسی سپاہ مقیم ہونے سے تہلکہ برپا ہو رہا ہی +

شاہ ایران قدمبوسی زار روس کے لئے موسم بہار میں روانہ ہونگے۔ اور خان خیوا بھی ولیعہد کے ہمراہ پایہ تخت روس کو روانہ ہوتے۔ روس کا اثر فارس میں ترقی پر ہی +

یہہ خبر خوشی بخش ہی کہ مجلس واضعان قانون ہند حکماً صغرسنی کی شادی موقوف کرنے والی ہی۔ بیشک اگر ایسا کیا جائے تو اس سے ہندوستان کو نہایت فائدہ ہوگا +

ریل گاڑی کے ساتھ ایک گاڑی ایسی چھوٹا کریگی کہ اُس میں سے کھانے پینے کی جو چیز چاہو کسی وقت لے لو۔ ایک اخبار لکھتا ہی کہ ہندو مسلمان اور عیسائی کے لئے تین گاڑیاں ہوں تو بہتر ہوگا +

بمبئی میں ۶ لاکھ ۴۶ ہزار ۳۸۲ لڑکے ۹۳ء میں مدارس میں تعلیم پاتے تھے یہہ تعداد سال ماسبق کی نسبت ایک لاکھ بیس ہزار زیادہ ہی +

جودھپور سے ایک بدمعاش ایک اونٹ کرایہ کرکے کسی گانوں کو روانہ ہوا۔ شہر سے چار کوس پر پہنچکر اونٹ والے کو کسی غشی چیز سے بیہوش کرکے اونٹ کو لیکر چلتا بنا +

خوشی کی خبر ہی کہ راجپوتانہ مشن کے ہر دلعزیز پادری اے پی سی جیمسن صاحب ولایت سے بخیریت واپس آکر اودیپور میواڑ میں مشن کا کام کرنے پر مامور ہوئے ہیں +

دہلی میں فضل حسین نامی ایک مولوی کو پولیس نے آوارہ گردی میں گرفتار کرکے میرٹھ کو روانہ کیا ہی وہ بیان کرتا ہی کہ اُسنے کئی ہزار روپیہ کے جعلی نوٹ بناکر چلائے ہیں +

بھرت پور کے متوفی مہاراجہ صاحب کے اہلکار اس لئے زیر عتاب ہیں کہ اُنہوں نے بیماری کا علاج نہ ہونے دیا۔ سنا ہی کہ صاحب ایجنٹ بہادر اس مقدمہ کی تحقیقات کر رہے ہیں +

بنگالہ میں ایک آنریری مجسٹریٹ پر یہہ الزام لگایا گیا ہی کہ وہ بر سر عدالت مذہبی بحث کا بکھیڑہ لے بیٹھتے ہیں جو حقیقت میں قابل بازپرس ہی +

گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہی کہ کوئی دیسی ملازم اپنے نام کے ساتھ لفظ "مسٹر" نہ لکھا کرے دیکھئے یہہ حکم پنجاب و ممالک مغربی شمالی میں موثر ہوتا ہی۔ یا نہیں +

راولپنڈی کے کمسریٹ گودام نزدیک چار آدمی جو ٹرک تیار کر رہے تھے ایک مٹی کی دیوار گرجانے سے دب گئے دو فوراً مرگئے اور دو ہسپتال میں پہنچکر مر گئے

سرینگر میں قریباً ہر روز آگ لگتی ہی۔ چنانچہ بڑے دن کی رات کو شہر میں تین جگہ آگ لگی میونسپلٹی نے تجویز پیش کی ہی کہ شہر میں پھوس کے چھپر نہ بنائے جائیں +

لاہور کے سکول آف آرٹس میں اسوقت ۱۲۰ طلبا فن مصوری و دستکاری میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جنمیں ۷۵ مسلمان ۲۷ سکہ اور ۱۸ ہندو ہیں +

وزیرآباد سے گوجرانوالہ کو لے جاتے ہوئے جو مجرم ریل سے کود پڑا اور پولیس سارجنٹ نے ساتھ ہی کود کر اسکو گرفتار کیا تھا اب صحت یاب ہوکر عدالت کے زیر تجویز کیا گیا ہی +

ڈیگا ضلع گوجرانوالہ میں دیہاتیوں اور پولیس میں لڑائی ہوئی۔ ایک ڈپٹی انسپکٹر اور ایک کانسٹبل زخمی ہوئے۔ پولیس کہتی تھی کہ گانوں والوں نے چار بھینسے چرائے ہیں +

ہے۔ اور نہ کامل صداقت کا آدمی ہمیشہ فریب اور ریاکاری کی زندگی جی سکتا ہے؛ درخت اپنے پھل سے جانا جاتا ہے؛ المختصر مسیح کی کامل اخلاقی فضیلت سے یہہ ہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ وہ بالکل وہ ہی تھا۔ جیسا اُس نے ہونے کا دعویٰ کیا +

ہم مکرر اِس حقیقت پر زور دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسیح کی بینظیر شخصیت۔ اور چال چلن کا بیان کرنے کو محض اِنسانیت کے سوا کچھہ زیادہ مطلوب ہے؛ وہ صراحتاً اُس کی الوہیت کو پاک نوشتوں کی تعلیم کے مطابق ظاہر کرتے ہیں؛ کیونکہ اِس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اناجیل اور نامجات۔ اُسکو یکساں اِنسان سے زیادہ۔ بلکہ فی الحقیقت خدا ظاہر کرتے ہیں؛ اِس میں بھی مشکل شک ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خود اپنے الٰہی ہونے۔ اور اعلیٰ تر معنی میں خدا کا بیٹا ہونے کا باطمینان دعویٰ کرتا ہے؛ اور اگر وہ فی الحقیقت الٰہی نہیں ہے۔ تو وہ یا تو ضرور فریبی یا سرگرم فریب خوردہ ہوگا؛ تمام عہد جدید کے مطابق کوئی اور رائے بجز اُس کی حقیقی الوہیت کے درست نہ ٹھہرےگی؛ اِس قیاس پر کہ وہ صرف ایک اِنسان محض ہے وہ ہرگز ممکن الفہم نہ ہوگا؛ اِس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے یونیٹیرین۔ اور بے ایمان لوگ بھی بعض اوقات کشادہ دِل ہیں؛ امریکہ کا ایک مشہور یونیٹیرین کہتا ہے کہ" عام مسیحی جیسا کہ اُنہوں نے پاک نوشتوں کی تفسیر کی ہے۔ اور کرتے ہیں۔ سچے ہیں"؛ اور جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے مسیح کی شخصیت۔ چلن۔ زندگی۔ اور اثر اُسکی حقیقت الوہیت کے ساتھ۔ متفق ہوتے۔ اور اُن کے بیان کے لئے اُسکی الوہیت کا قیاس ضرورتاً مطلوب ہے؛ فکر اور ہمدردی کے ساتھ غور کرتے ہوئے۔ ہم بالطبع معلوم کرتے ہیں۔ کہ وہ ٹھیک ایک ایسا چلن۔ زندگی اور اثر ہیں۔ جن کو ہم بضرورت خیال کر سکتے کہ وہ خدائے مجسم سے متعلق ہیں؛ جب ہم یسوع کو یہہ کہتا ہوا سُنتے ہیں کہ" میں اور باپ ایک ہیں"۔ "جس نے مجھکو دیکھا ہے باپ کو دیکھا ہے"۔ اور ایسی ہی اور باتیں۔ تو ہم معلوم کرتے ہیں کہ اُس کی زندگی اور اُس کے دعوؤں میں کمال موافقت اور مطابقت ہے؛ ثبوت کرنے والی

اُس کو راہ کے کنارے پھولوں پر نگاہ کرنے۔ اور بچوں کو اپنی گود میں لیکے اُنہیں برکت دینے کے لئے فرصت ہے؛ وہ ایسے عجیب دعوے پیش کرتا ہے۔ کہ کسی محض اِنسان کے لئے ایسا کرنا مسخراپن اور کُفر کی بات متصور ہو سکتی تو بھی اُس کا مزاج نہایت غریب اور فروتن ہے؛ اُس میں کچھہ ایسی بات ہے جو ریاکار۔ اور سخت دل گنہگار کو خوف زدہ کرتی۔ لیکن تائبوں اور شکستہ دلوں کو اُس کی طرف کھینچتی ہے؛ اُس میں رحمت اور سچائی مِلی ہوئی ہیں۔ صداقت اور سلامتی نے باہم گر بوسہ لیا ہے؛ جیسے دھنک کے مختلف رنگ مِلکر صاف اور بیرنگ روشنی میں شامل ہوتے ہیں۔ ویسے ہی مسیح کی شخصیت میں مختلف خوبیاں اور صفتیں متفق ہوکے ہم کو کامل پاکیزگی کی خالص روشنی بخشتی ہیں؛ اُسکی شخصیت نہ صرف حقیقی اور عمدہ ہے۔ لیکن نہایت ہموزن اور موافقت کی شخصیت ہے +

برطبق اِس کے جو ابھی اوپر بیان ہوا ہے۔ یہہ صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم بالامکان مسیح کی شخصیت کو محض طبعی قوتوں اور معمولی تواریخی ماجروں کا ثمرہ خیال نہیں کر سکتے ہیں؛ محض طبعی وجوہات سے اُس کی ذات کا بیان خاطر خواہ طور سے کرنے میں ہر ایک کوشش آجتک ناکام رہی ہے؛ کوئی کیمسٹری (کیمیاگری) اُسکو محض خاکی عناصر میں تفریق کرنے میں تاہنوز کامیاب نہیں ہوئی؛ جو کچھہ اِنسان کی نسبت سچ ہے۔ ابن آدم کی نسبت بہت ہی زیادہ سچ ہے؛ علم اجسام کے جاننے والے اِنسانی بدن کو اُس کے مفرد حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ کہ اُس میں اس قدر آکسیجن اِس قدر ہیڈروجن۔ اِس قدر نیٹروجن۔ اِس قدر کاربون۔ اِس قدر لائم اِس قدر فاسفورس۔ وغیرہ ہے؛ وہ یہہ آمیزش جو وزن و پیمان کی نسبت ٹھیک ہو ہمارے سامنے پیش کر سکتے؛ اور فہمندانہ کہہ سکتے ہیں "لو یہہ آدمی ہے۔ یہہ کلیت ہے اور اُسکی نسبت اب کوئی بھید کی بات نہیں ہے"؛ لیکن ہم ہزار دفعہ کہہ سکتے۔ کہ نہیں۔ اِس میں زندگی نہیں ہے۔ روح نہیں۔ یہہ آدمی نہیں ہے؛ یہہ خاک کا ڈھیر اِنسان کا جسم بھی نہیں ہے؛ پس درحالیکہ کوئی محض دنیوی کیمسٹری اِنسان کا بیان نہیں کر سکتی۔ تو وہ مسیح کا بیان بہت ہی کم کر سکتی ہے۔ جو نہ صرف

اِنسان بلکہ عمانوئیل ہے۔ بے ایمان نکتہ چین یہہ ظاہر کرتے ہوئے اُس کا بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ یسوع میں اِس قدر یہودیانہ خدا پرستی اور اخلاق میں سے۔ اِس قدر یونانی شائستگی اور روشنی سے۔ اِس قدر عالمگیر رومی سلطنت کی تربیت سے مجتمع ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ جب اُنہوں نے اِس قدر ذکر کیا۔ تو بس وہ مسیح کا بیان کر چکے۔ اور اُس کو عجیب کے خطاب سے بالکل محروم کر دیا۔ لیکن اِن سب کے بعد وہ اعلیٰ اور الٰہی شخصیت ہمارے آگے ویسی ہی عجوبہ اور بے بیان کھڑی ہے۔ اور انسانی فہم و حکمت کی بلیغ کوششوں کو۔ جو اُس کو محض طبعی اجزا میں تفریق کرنے۔ یا محض طبعی وجوہات سے اُس کا بیان کرنے میں کی جاتی ہیں۔ حیران کرتی ہے ۔

شاید یہہ عجیب شخصیت ایک مطلق جعل اور بناوٹ ہو؟ لیکن یہہ خیال بھی جیسا کہ ابھی ہم نے دیکھا ہے ناجائز ہے۔ یہہ کوئی مصنوعی قصہ نہیں۔ بلکہ تواریخ ہے۔ اگر یہہ مصنوعی قصہ ہوتا۔ تو ضرور یہہ ایک بڑی طبیعت کا ایجاد ہوتا۔ لیکن بخلاف اِس کے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بہت مختلف خاصیتوں کے مختلف مصنفوں سے پیش کیا گیا ہے۔ جو سب کے سب متفرق بیانات لکھتے۔ تاہم وے ایک ہی کلیت میں متفق ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یسوع کے غریب پیرو ایسے مصنوعی قصہ کو ایجاد کرنے۔ اور اُس کو بظاہر انجام دینے کے لئے بالکل ناقابل تھے۔ ایسا کرنے کے لئے سکاٹ یا شکسپیر کے فہم و حکمت سے اعلیٰ تر فہم و حکمت درکار ہوتے۔ لیکن اُن میں کوئی سکاٹ یا شکسپیر نہ تھا۔ روزیو کہتا ہے کہ ”بہ نسبت اِس کے کہ انجیلی مسیح کی مانند ایک شخص ہوا ہو۔ یہہ امر زیادہ تر غیر ممکن ہے۔ کہ انجیل کو گھڑنے میں کئی ایک آدمی متفق ہوئے ہوں۔ اُس میں سچائی کے ایسے بڑے۔ ایسے عجیب۔ ایسے بالکل بے مثل نشان ہیں کہ اُس کا موجد اُس کے بیان کئے ہوئے مسیح سے عجیب تر شخص ہوگا“۔ پارکر کہتا ہے کہ ”جعلی نیوٹن بنانے کے لئے ایک نیوٹن درکار ہے۔ کون آدمی ایک یسوع کی بناوٹ کر سکتا تھا؟ کوئی نہیں - لیکن ایک یسوع“۔ جے۔ آیس۔ مِل کہتا ہے کہ ”اُن باتوں کو جو یسوع سے منسوب ہیں۔ کون اُس کے شاگردوں میں سے۔ یا اُن کے اولین نو مریدوں میں سے ایجاد کرنے۔ یا اُس زندگی

اور چال چلن کو جو اناجیل میں ظاہر کیا گیا۔ خیال کرلے کے قابل تھا؟ البتہ گلیل کے مچھوے نہیں اور نہ مقدس پولوس۔ پھر اولین مسیحی مصنفوں کا تو کیا ذکر ہے۔ ضرور ہے کہ جعل اور بناوٹ کے خیال کو ہم مطلق بے ثبات جان کر ترک کریں“ ۔

لیکن اگر یہہ ایک مصنوعی قصہ نہیں ہے۔ تو مسیح کی کامل خلاقی خاصیت اِس نتیجہ کو قبول کرنے پر ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اُس کے دعوی پختہ بنیاد پر قائم تھے۔ وہ ضرور بالکل وہی تھا۔ جیسا ہونے کا اُس نے دعوی کیا۔ کوئی اور قیاس اخلاقاً غیر ممکن ہے۔ جیسا ہونے کا اُس نے دعوی کیا یا تو وہ ضرور ویسا ہوگا۔ یا وہ ایسا پکا فریبی ہوگا۔ کہ دُنیا نے کبھی نہیں دیکھا۔ ہاں ایک ایسا فریبی۔ کہ جس کا اعلیٰ مقصد دُنیا سے تمام فریب و ریاکاری کو دُور کرنا تھا۔ جبکہ اُس نے جو حق ہے۔ جو ہمیشہ سچائی کی تائید کرتا ہے۔ اور جو فروتنی کی واقعی اصل ہے۔ اسمان سے اُترنے۔ خدا کا بیٹا ہونے۔ الٰہی مقرر کیا ہوا مسیحا۔ جس کے قبضہ میں آسمان و زمین کا سارا اختیار ہے۔ ہونے کا دعوی کیا۔ یقیناً یا تو یہہ دعوی سچا ہوگا۔ ورنہ ضرور وہ ایک بڑی دیوانگی یا دھوکھا ہوگا۔ دیوانگی کا خیال تو مطلق غیر ممکن ہے۔ اور فریب کا بھی کچھہ کم غیر ممکن نہیں ہے۔ کیا یہہ قابل قیاس ہے۔ کہ وہ شخص جس کا اخلاقی چلن ایسا اعلیٰ تر ہے۔ کہ ایسا دُنیا نے کبھی نہیں دیکھا۔ جیسا کہ مسیحیت کے مخالفوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ایک ایسے پکے فریب کی زندگی برابر جیا ہو؟ کیا یہہ ممکن الفہم ہے کہ ایک فریبی نے ایسے پاک اعلےٰ اخلاق کے قاعدہ کو جیسا کہ ہم مسیح کی تعلیم میں پاتے ہیں تجویز کیا اور مقرر و مشتہر کیا ہو؟ کیا یہہ ہو سکتا ہے کہ اُس نے ہر طرح کے سخت فریب و ریاکاری کا استعمال کیا ہو۔ تاکہ روئے زمین سے ہر طرح کے فریب و ریاکاری کو گناہ کو ہمیشہ کیلئے دُور کرے؟ اگر ایسا ہو تو شعاب کا لطیفہ ضرور صادق ٹھہریگا۔ اور یسوع تمام مسیحی زمانوں میں بعلزبول کی مدد سے دیوؤں کو نکالنے والا ہوا ہوگا۔ لیکن یہہ ہو نہیں سکتا۔ فطرتاً کوئی چیز اپنی اصلی خاصیت کے بالکل برخلاف عمل نہیں کر سکتی ہے۔ گرمی پائی نہیں جا سکتی۔ نہ کشش میں تیر کو اُٹھا سکتی

بقیہ روئیداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۱۵۱/۲۶ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال دنا مستری براد ملنے اجازت نکالنے دروازہ اس شرط پر کہ سائل اپنی ذمہ واری پر نکالے +

نمبر ۱۵۱/۲۷ خالق جو کشمیری بدرخواست ملنے اجازت تعمیر دوپل و نکالنے دروازہ محلہ ڈھولیوال +

نمبر ۱۵۱/۲۸ رپورٹ ممبر صاحب حلقہ ظہر درخواست کماں تیلی براد ملنے اجازت تعمیر مکان بنیاد سابقہ پر محلہ سیداں +

نمبر ۱۵۱/۲۹ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال سندھی رائیں براد ملنے اجازت تعمیر مکان بنیاد سابقہ پر محلہ میر گنج +

نمبر ۱۵۱/۳۰- رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال بابو عبد اللہ کہ سائل کو اجازت تعمیر دیوار کی ملے بعد تیاری دیوار کے سائل درخواست تعمیر پل ہائے کی کرے - محلہ چھنبیا +

نمبر ۱۵۱/۳۱ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال نبی بخش جولاہہ براد ملنے اجازت تعمیر مکان زمین عطیہ ویکفیلڈ صاحب بہادر محلہ موچپورہ +

نمبر ۱۵۱/۳۲ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال مولا بخش و محمد بخش براد ملنے اجازت تعمیر مکان زمین عطیہ ویکفیلڈ گنج صاحب بہادر محلہ موچپورہ +

نمبر ۱۵۱/۳۳- رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال نورالدین براد ملنے اجازت زمین ویکفیلڈ صاحب بہادر ۵

نمبر ۱۵۱/۳۴ رپورٹ ظہر سوال موتی برہمن کہ سائل کو اجازت تعمیر دروازہ اُس کی ذمہ واری پر ہونی چاہئے اور سائل کرسی ایسی رکھے جو حاجت پائیدان کی نہ ہو +

نمبر ۱۵۱/۳۵ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال مولا بخش بافندہ براد ملنے اجازت تعمیر مکان فرش کوچہ چھوڑ کر اس شرط پر کہ اگر کسی دوسرے کی زمین دبائے گا - تو کمیٹی ذمہ وار نہیں محلہ چھاونی +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحبان حلقہ جات اجازت دی جاوے اصلی بنیاد پر بجائے لفظ لائن کے آئندہ کو ممبر صاحبان کی خدمت میں التماس کیا جاوے کہ لفظ لائن کی بجائے اصلی بنیاد کا لفظ تحریر کیا کریں اور نسبت نمبر ۱۵۱/۲۱ اسقدر زیادہ کیا جاوے کہ سائل تین فٹ سے زیادہ پل تعمیر نہ کرے +

نمبر ۱۵۱/۳۶- رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال امام الدین کہ سائل دیوار بیرونی اندر لائن کے تعمیر کرنے نسبت تنازعہ اندرونی صحن کمیٹی ذمہ وار نہیں و رپورٹ سب کمیٹی کہ ۱۰ فٹ کوچہ جانب شمال سائل چھوڑ دے ۰

تجویز ہوئی کہ ۱۰ فٹ کوچہ جانب شمال چھوڑ کر سائل اپنی ذمہ واری پر تعمیر کرے اجازت دی جاوے +

نمبر ۱۵۱/۳۷ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال جُماں کشمیری کہ سائل زمین پیش مکان کو قریب نصف کے شامل کر کے برابر مکان شہزادہ صفدر جنگ صاحب تعمیر کرے و رائے سب کمیٹی کہ جانب جنوب لائن میں مکان شہزادہ صفدر جنگ صاحب اور جانب شمال محاذ مکان جعفر حسین ناظر کے تعمیر کرے +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے اور بنیاد سابقہ پر تعمیر کرے +

نمبر ۱۵۱/۳۸ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال اشیر دا سود کہ زمین سائل ۱۵ فٹ ۵- انچ سڑک بازار ۷ فٹ ۱۰ انچ کوچہ جنوبی چھوڑ کر مکان تعمیر کرے بازار خرادیاں +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے +

نمبر ۱۵۱/۳۹ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال مکھن مستری براد ملنے اجازت تعمیر مکان چبوترہ چھوڑ کر بنیاد سابقہ پر +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے +

نمبر ۱۵۱/۴۰- رپورٹ ممبر صاحب ظہر بدرخواست فرید بخش محلہ نگر منڈی کہ سائل ۴ فٹ کوچہ چھوڑ کر مکان تعمیر کرے و رائے سب کمیٹی کہ سائل ۴ فٹ ۲- انچ کوچہ چھوڑ کر تعمیر کرے ۰

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے ۰

نمبر ۳/۴۱ - رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱/۲۲ مورخہ ۱۸- مئی ۱۸۹۳ء مشعر اس کے کہ جو زمین مابین نالی و مکان سائل برنگ سفید نقشہ مشمولہ اجراء ڈگری رلارام سود میں شامل ہے وہ سائل کی معلوم نہیں دیتی +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے +

(باقی پھر)

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

نئی کتابیں! نئی کتابیں! نئی کتابیں!

تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو؟ اسمیں معقول دلائل سے یہہ ثابت کیا گیا ہی کہ مسیح کے دعووں کی تحقیقات کرنا اور اُن کو قبول کرنا ہر ایک ذی ہوش انسان پر فرض ہی - قیمت ۲ پائی

دنیا کی سب نیکیوں سے بڑی نیکی - (پروفیسر ڈرمنڈ صاحب کے مشہور رسالہ کا ترجمہ) یہہ اقرنتیوں ۱۳ باب کی شرح ہی - اور اسمیں نہایت مؤثر طور پر یہہ ثابت کیا ہی کہ محبت سب سے اعلیٰ صفت اور تمام خوبیوں کی جڑ ہی + قیمت ۱ر

خوشحالی کی دوسری انگس (پروفیسر ڈرمنڈ صاحب) اس میں کرکٹ کے کھیل کے پیرایہ میں انسان کی زندگی کو اور اُسپر غالب آنیکے طریق کا بیان ہی - لڑکوں کی اخلاقی و روحانی تعلیم کیلئے نہایت مفید ہی - یہہ ایک ہر ایک آدمی اُسکو پڑھکر عمدہ سبق حاصل کر سکتا ہی قیمت ۱ر

ایک ہندو کا مسیحی ہونا - یعنی بابا پدمن جی کا تذکرہ - اس کتاب میں مصنف نے مرہٹی زبان میں اپنے مسیحی ہونیکا حال نہایت دلچسپ طور پر بیان کیا تھا - مگر بعد ازاں اپنے خوبی کے سبب یہہ کتاب انگریزی اور بنگالی و غیرہ زبانوں میں بھی ترجمہ ہو گئی - حق جو لوگوں کو ضرور اسکا مطالعہ کرنا چاہئے قیمت ۱ر

فضل الٰہی - انگلستان کے سلطان الواعظین مسٹر سپرجن مرحوم کی مشہور کتاب آل آف گریس کا ترجمہ - اسمیں مسیحی دین کی بنیادی باتوں کو ایسی صفائی اور عمدگی سے بیان کیا ہی کہ عام عقل کا آدمی بھی اُنکو سمجھکر فائدہ اُٹھا سکتا ہی - اسکے ہمراہ مسٹر سپرجن کی مختصر سوانح عمری بھی شامل ہی - کسی مسیحی خصوصاً کسی مسیحی واعظ کی لائبریری اس سے خالی نہیں ہونی چاہئے قیمت ۴ر

مسٹر سپرجن کی سوانح عمری علیحدہ بھی مل سکتی ہی + قیمت ۱ر

انکے علاوہ مسیحی مذہب کی کتابیں انگریزی فارسی اور ہندی پنجابی زبانوں میں و نیز بائبل و بائبل کے حصے یورپ او ہندوستان کی اکثر زبانوں میں مقررہ قیمت پر مل سکتے ہیں +

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انار کلی لاہور

شعر و سخن

سلام

سلامی جو در پہ مسیح پہ خاکسار ہوئے
وہ سرفراز ہوئے اور با وقار ہوئے

جو آب و روح سے پیدا ہوئے ہیں از سرِ نو
وہ خوف نارِ جہنم سے رستگار ہوئے

مطلع

مسیحی کشتی ایماں میں جو سوار ہوئے
نجات پا کے وہ بحرِ گناہ سے پار ہوئے

گماں مسیح کے حق میں کسیکا کچھ ہو مگر
وہ تھا خدا و بشر جس میں ہمکنار ہوئے

وہی ہی اول آخر وہی کلامِ خدا
اُسی وجود سے کونین آشکار ہوئے

محبت اس سے زیادہ جہاں میں کم دیکھی
عوض میں اُست عاصی کے خود نثار ہوئے

دکھائی سیکڑوں نیرنگیاں زمانہ نے
ہنسے جو آج تو کل غم سے اشکبار ہوئے

طفولیت سے شباب اور شباب سے پیری
کلی سے پھول ہوئے پھول ہو کے خار ہوئے

نہ چھوڑا دامن عیسیٰ اگرچہ ہزار گرے
بہت سی ٹھوکریں کھا کھا کے استوار ہوئے

نہ کی نہ تیز روانی مسیحی مذہب کی
مخالف اس کے بشر گرچہ بیشمار ہوئے

چھوڑا یا بندِ غلامی سے فضلِ حق نے سفیر
کہ بندگان مسیحا میں ہم شمار ہوئے

غزل

چلانا مردہ مضموں کو ہی کام مرا
سبب یہہ ہی کہ مسیحا سا ہی امام مرا

نبات غیر کی نکلے گی جز کلامِ خدا
نمونہ قند مکرر کا ہی کلام مرا

بہت وظایف و اوراد و اسم ذات رٹے
عمانوئیل ہی اب ورد صبح و شام مرا

فنا نے پہنا بقا کو تیری قیامت سے
تھا ورنہ دارِ فنا میں عبث قیام مرا

مسیحی روغن رحمت سے ہونگا میں ممسوح
خوشی سے چھلکے گا لبریز ہو کے جام مرا

نہ کاہی روح محبت کی مہمانی سے
یہہ پُرخش دل تھا نہایت ہی مظلم مرا

دُعا سفیر کی ہی یہہ مدام عیسیٰ سے
مسیحی شاعروں کی لسٹ میں ہو نام مرا

لودیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں بارش کے ساتھ ژالہ باری بھی ہوئی جسکے باعث سردی نہایت ہو گئی ہی اور ہوا سرد چلتی ہی - نمونیا کی شہر میں شکایت ہی - اور نمبر اموات پیدائش کی نسبت زیادہ ہی +

تعداد پیدائش ۳۶ - تعداد فوت ۵۸

واسطے پادری ای - پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی مینیجر کے اہتمام سے چھپا